منشیات کا پھیلتا ناسور اور شریعت

حبیب الرحمٰن چترالی ○

عقل و دانش بلاشبہہ انسان کو فہم و ادراک (Cognitive Science) کا عظیم علم عطا کرتی ہے، مگر سکرات و منشیات، نشے کے عادی انسان سے جوہرِ آدمیت چھین لیتے ہیں۔ یوں شیطانی مکروفریب کا مارا اور دین وشریعت سے بے بہرہ انسان، خاندان اور معاشرے پر بوجھ بن جاتا ہے اور سفاکیت کی نذر ہوجاتا ہے۔ شریعت، معروفات اور منکرات پر مشتمل قانونِ الٰہی ہے۔ ہر وہ عمل معروف ہے شریعت نے جس کے کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس کا کرنا باعثِ ثواب اور اس کا ترک کرنا باعثِ سزا ہے: مَا يُثَابُ فَاعِلُهُ وَلَا يُعَاقَبُ تَارِكُهُ۔ اس کے برعکس ہر وہ عمل جس سے شریعت نے منع کیا ہے وہ منکر ہے۔ اس کا ترک کرنا باعث ثواب اور اس کا ارتکاب کرنے والا مستوجبِ سزا ہے: مَا يُثَابُ تَارِكَهُ وَ يُعَاقَبُ فَاعِلَهُ۔ شریعت میں حلال وحرام کا یہ تصور ہے، جب کہ مقاصدِ شریعت پانچ ہیں جو اپنے اندر بہت وسعت اور جامعیت رکھتے ہیں۔

مقاصدِ شریعت میں تحفظِ دین، تحفظِ جان، تحفظِ مال، تحفظِ نسل کے علاوہ تحفظِ عقل شامل ہیں اور ان میں تحفظِ عقل کو ان پانچ مقاصد میں اوّلین حیثیت حاصل ہے کیونکہ اس کے بغیر فہم و ادراک ممکن نہیں۔ منشیات یا دیگر وجوہ سے اگر عقل میں فتور آ گیا تو دیگر مقاصدِ شریعت اس کی زد میں آتے ہیں۔ بذریعہ دین اپنے ربّ سے اس کا تعلق منقطع ہوجاتا ہے۔ جان و مال اور نسل وعزّت وآبرو ملیامیٹ ہوجاتے ہیں۔ شریعت محمدیؐ عطا کرنے والے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت مفقود ہوجاتی ہے۔ یوں بنی آدم شرفِ آدمیت سے محروم ہوجاتا ہے، بالآخر علمِ وحی اور علمِ اکتساب سے

○ سابق کنٹرولر پی ٹی وی نیوز، اسلام آباد

بے بہرہ ہونے کے سبب انسانیت ہلاکت خیزی کا شکار ہوتی ہے۔ یہ ہے منشیات اور نشے کا ناسُور!

نشہ اور حیاتیاتی جنگ

بائیولوجیکل یا حیاتیاتی جنگ کے موجودہ دور میں ہیروئن، شیشہ اور آئس نے نوجوانوں پر منشیات کے اثرات کو تباہ کن صورتِ حال سے دوچار کر دیا ہے۔ انسانی سوچ کو قابو کرنے کے لیے عصر حاضر میں ڈیفنس ایڈوانسڈ ریسرچ پراجیکٹ اور Cyborg میں آفتابی شعاؤں، برقی مقناطیسی ذرّات، Cosmic particle اور ڈی این اے سے متعلق سائنسی تحقیقی اداروں نے انسانی دماغ میں تبدیلی کو جنگی مقاصد کے لیے سہل الحصول بنادیا ہے، تاکہ مستقبل کی حیاتیاتی جنگ، فتوحات کا پیش خیمہ ہو۔ اس میں شک نہیں کہ انسانی سوچ کے بدلنے اور حواس میں تبدیلی سے انسان تبدیل ہوجاتا ہے۔ اس طرح اکیسویں صدی کا بدلا ہوا انسان آج سے ہزار سال پہلے نشے کی حالت میں بدلے ہوئے انسان سے کہیں زیادہ حواس باختہ ہوگا اور قتل و غارت کا رسیا۔

گیارھویں صدی میں نشے کا فساد چرس اور افیون مافیا کے ہاتھوں انجام پا رہا تھا۔ اس گروہ کے بانی اور منشیات کے بڑے پرچارک، حسن بن صباح (۱۰۲۴ء)، نظاری ریاست اور ساتھی، ایک مافیا تھے۔ یہ لوگوں کو نشہ آور اشیا پلا کر اُن کو خودساختہ عشرت کدوں میں بساتے اور اپنے دشمنوں میں ہلاکت خیزی پھیلاتے تاکہ قاتل اور مقتول اس مافیا کی بھینٹ چڑھ کر موت کے منہ میں چلے جائیں۔ معروف سیاح مارکو پولو نے شیخ الجبال کی زیرنگرانی الموت قلعے میں واقع اپنے عہد کی اس جنت کا نقشہ کھینچا ہے جو منشیات کا بڑا اڈا تھا اور جہاں خودکش حملہ آور تیار کیے جاتے اور علما، سیاسی زعماء، سپہ سالاران اور معتبر سماجی شخصیات کو قتل کیا جاتا تھا۔ ان نظاری افواج کو عیش و عشرت کی جو سہولتیں دستیاب تھیں، ان کا تذکرہ کرتے ہوئے فردوسِ بریں کے نام سے عبدالحلیم شرر نے ایک ناول تحریر کیا ہے جس کا کئی زبانوں میں ترجمہ بھی ہوا ہے۔ یہ تھا ہزار سال قبل منشیات کا ناسُور جس کو پہلی بار ریاست کی پشت پناہی حاصل تھی۔ شریعت مطہرہ نے جسے منکر کہہ کر حرام قرار دیا تھا، اور ریاستِ مدینہ میں اسے ممنوع قرار دیا تھا کیونکہ عقل و حواس کی حفاظت مقاصد شریعت کی بنیاد ہے اور منکرات کی اشاعت اور منشیات پھیلانے سے اجتناب ضروری ہے۔ نشہ آور اشیا مختلف النوع ہیں، بہرحال ان کے استعمال سے منکر کے خلاف قوتِ مزاحمت جواب دے جاتی ہے۔

پاکستان کے ضابطۂ قانون کے مطابق شراب اور نشہ ممنوع ہے۔ اس سلسلے میں ۱۹۴۸ء میں پہلا حکم خود بانیٔ پاکستان نے نافذ کیا تھا۔

شراب کی بندش اور بانیٔ پاکستان

قائداعظم محمد علی جناح، قانونی و دستوری ضوابط کی رُو سے بحیثیت گورنر جنرل مسلح افواج کے چیف کمانڈر کے عہدے پر فائز تھے۔ قائد کے حین حیات، میجر جنرل محمد اکبر خاں مدتِ ملازمت میں بلند درجے کی بنیاد پر فوج میں ترقی پا کر کمانڈر فرسٹ کور تعینات ہوئے۔ قائد سے ملاقات کے دوران شراب کی بندش سے متعلق ۱۹۴۸ء کا وہ اپنا ایک ذاتی تجربہ اور سرگزشت قلم بند کرتے ہیں:

> ہمارے افسروں کے تربیتی اسکولوں میں ضیافت کے وقت شراب پی جاتی تھی کیونکہ یہ افواج کی قدیم روایت ہے۔
>
> میں نے بانیٔ پاکستان سے یہ عرض کیا: ''شراب کے استعمال کو ممنوع قرار دینے کا اعلان فرمائیں''۔ قائد نے خاموشی سے اپنے اے ڈی سی کو بلوایا اور حکم دیا کہ ''میرا کنفیڈنشل باکس لے آؤ''۔ جب باکس آ گیا تو قائداعظم نے چابیوں کا گچھا اپنی جیب سے نکال کر اور باکس کو کھول کر سیاہ مراکشی چمڑے سے جلد بند ایک کتاب نکالی اور اسے اُس مقام سے کھولا جہاں انھوں نے نشانی رکھی ہوئی تھی اور فرمایا: ''جنرل، یہ قرآنِ مجید ہے۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ شراب و نشہ حرام ہیں''۔
>
> تبادلۂ خیالات کے بعد اسٹینو کو بلوایا گیا۔ قائداعظمؒ نے آیاتِ قرآنی کا حوالہ دے کر ایک مسودہ تیار کیا کہ ''شراب اور منشیات حرام ہیں''۔
>
> میں نے مسودے کی نقل چسپاں کر کے اپنے ایریا کے تمام یونٹ میں شراب نوشی بند کرنے کا حکم جاری کیا جو میری ریٹائرمنٹ تک مؤثر رہا۔ اس موقعے پر میں نے قائداعظم سے عرض کیا کہ ہم نے بنیادی طور پر آپ کی تقریروں سے رہنمائی حاصل کی ہے تو آپ نے فرمایا: ''ہم مسلمانوں کو زندگی کے ہر شعبے میں قرآنِ مجید سے رہنمائی لینی چاہیے''۔ (میری آخری منزل، ص ۲۸۱)

قرآنِ مجید اور حُرمت شراب

قرآنِ مجید میں شراب کی حُرمت بتدریج مختلف مراحل میں نافذ العمل ہوئی۔ قرآنِ مجید کی کل چار سورتوں میں مرحلہ وار احکامات آئے: سورۂ بقرہ کی آیت ۲۱۹، سورۂ نحل کی آیت ۶۷، سورۂ نساء کی آیت ۴۳ اور سورۂ مائدہ کی آیت ۹۰۔ حُرمتِ شراب کا آخری اور قطعی حکم سورۂ مائدہ کی آیت ۹۰ کے نزول کے بعد نافذ ہوا۔ اس آیتِ کریمہ میں ارشاد ہوا:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۝۹۰ (المائدہ ۵:۹۰) اے لوگو جو ایمان لائے ہو یہ شراب و جُوا اور یہ آستانے اور پانسے، یہ سب گندے شیطانی کام ہیں، اِن سے پرہیز کرو، اُمید ہے کہ تمھیں فلاح نصیب ہوگی۔

یہ شراب کی ممانعت کا واضح شرعی حکم ہے۔ اس کے معاً بعد آیت ۹۱ میں شراب اور جوا کے امتناع کے شرعی مقاصد کو بیان کیا گیا:

اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِى الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ۝۹۱ (المائدہ ۵:۹۱) شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمھارے درمیان عداوت اور بُغض ڈال دے اور تمھیں خدا کی یاد سے اور نماز سے روک دے۔ پھر کیا تم اِن چیزوں سے باز رہو گے؟

اس حکمِ خداوندی کا نازل ہونا تھا کہ صحابہ کرامؓ نے علانیہ کہا: رَبَّنَا انْتَهَيْنَا، اے پروردگار ہم باز آ گئے (مسند احمد، جلد دوم)۔ اس وحی کے نزول کے بعد مدینہ میں شراب کے مٹکے بہادیئے گئے جس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔

سُکر، نسخ اور اضطرار کی قرآنی اصطلاحات

حُرمت شراب اور سُکر کے علاوہ نسخ اور اضطرار کی اصطلاحات قرآنِ مجید میں استعمال ہوئی ہیں۔

- سَكَرًا: سورۂ نحل میں آیت ۶۷ میں ارشاد ہوا: تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا ؕ

''تم جس سے نشہ آور مشروب بھی بنا لیتے ہو اور پاک رزق بھی''۔ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ۝۶۷ ''یقیناً اُس میں ایک نشانی ہے عقل سے کام لینے والوں کے لیے''۔ اس آیت میں ایک ضمنی اشارہ شراب کی حُرمت کی طرف بھی ہے کہ وہ پاک رزق نہیں ہے۔ (تفہیم القرآن، آیت ۶۷)

● نسخ: 'نسخ' کی اصطلاح سورۂ بقرہ کی آیت ۱۰۶ میں اِن الفاظ میں استعمال ہوئی ہے: مَا نَنۡسَخۡ مِنۡ اٰیَۃٍ اَوۡ نُنۡسِہَا نَاۡتِ بِخَیۡرٍ مِّنۡہَاۤ اَوۡ مِثۡلِہَا ؕ ''ہم اپنی جس آیت کو منسوخ کر دیتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں، اس کی جگہ اس سے بہتر لاتے ہیں یا کم از کم ویسی ہی''۔ اس حکم کے تحت اس منسوخ آیت کا سورۂ مائدہ (آیت ۹۰-۹۱) شراب و دیگر نشہ و سکرات ناسخ ہے۔

● اضطرار: 'اضطرار' کی اصطلاح سورۂ بقرہ کی آیت ۱۷۳ میں مقاصدِ شریعت کی تکمیل اور سخت مجبوری کی صورت میں حرام اشیا کے استعمال کے لیے اجازت کے لیے استعمال ہوا ہے: فَمَنِ اضۡطُرَّ غَیۡرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَاۤ اِثۡمَ عَلَیۡہِ ؕ ''ہاں، جو شخص مجبوری کی حالت میں ہو، اور وہ ان میں سے کوئی چیز کھا لے بغیر اس کے وہ قانون شکنی کا ارادہ رکھتا ہو یا ضرورت کی حد سے تجاوز کرے، تو اس پر کچھ گناہ نہیں''۔ چونکہ مقاصدِ شریعت تاقیامت انسانوں کے فائدے کے لیے ہیں، لہٰذا مرا ہوا جانور، خون، سُور کا گوشت، غیر اللہ کے لیے مذبوحہ سمیت اضطرار کی صورت میں شراب بھی غَیۡرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ کے تحت حلال ہوجاتی ہے۔

اطلاق اصطلاحات و مقاصد شریعت

سورۂ مائدہ کی ان آیتوں میں بیان کردہ حُرمت شراب مستوجب سزا حد میں داخل ہے اور یہ حکمِ شرعی ناسخ ہے پچھلی تین آیاتِ الٰہی کا جو مختلف مراحل میں نازل ہوئیں۔ علمائے کرام کے نزدیک بعد میں نازل ہونے والی آیات اور اُن کے احکامات کو منسوخ کرتی ہیں۔ مثلاً پہلے مرحلے میں نازل ہونے والی سورۂ بقرہ کی آیت ۲۱۹ کے حکم کے لحاظ سے مقاصد شرع کے استثنا کے ساتھ منسوخ ہوچکی ہے:

یَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ الۡخَمۡرِ وَالۡمَیۡسِرِ ؕ قُلۡ فِیۡہِمَاۤ اِثۡمٌ کَبِیۡرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۫ وَاِثۡمُہُمَاۤ اَکۡبَرُ مِنۡ نَّفۡعِہِمَا ؕ (البقرہ ۲:۲۱۹) پوچھتے ہیں: شراب اور جوئے کا کیا حکم ہے؟ کہو: اِن دونوں چیزوں میں بڑی خرابی ہے۔ اگرچہ ان میں لوگوں کے لیے

منافع بھی ہیں، مگر اِن کا گناہ ان کے فائدے سے بہت زیادہ ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ (النساء ۴:۴۳) اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جب تم نشے کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ۔ نماز اس وقت پڑھنی چاہیے جب تم جانو کہ کیا کہہ رہے ہو۔

اگرچہ یہ آیت عہدِ نبویؐ میں شراب پی کر نماز پڑھنے سے متعلق ہے۔ سورۂ مائدہ کی آیت ۹۰ کے اس حکم سے منسوخ ہوچکی ہے۔ علمائے فقہ کی رائے کے مطابق 'الحکم بالعموم' ہے، یعنی آیت میں سُکٰرٰی کا اطلاق عمومی طور پر ہر قسم کی سُکر یا نشہ پر ہوگا، صرف شراب کے لیے مخصوص نہ ہوگا۔ زیرعلاج لوگوں کے لیے مقاصدِ شریعت کے تحت طبّی Insthesia کا نشہ جائز اور ضروری ہے۔ ایسے نشہ کے عالم میں پورے ہوش وحواس بحال ہونے تک نماز کے قریب نہ جانے کے حکم کا اطلاق غیرمنسوخ قرار پائے گا۔

منشیات اور ادارتی ابلاغ

نشہ آور اشیا کی تشہیر بھی مقاصد شریعت کے سد الذریعہ کے تحت منع ہے کیونکہ: منشیات کی تشہیر اور منکرات کی اشاعت و ابلاغ سے بُرائی کو فروغ حاصل ہوتا ہے اور نسل انسانی اخلاقی بگاڑ اور فساد کا شکار ہوکر تباہ ہوجاتی ہے۔ شریعت محمدیؐ اور پاکستان کے مروجّہ قانون و دستور میں منشیات کا استعمال ممنوع ہے۔ اس کے باوجود پچھلے دو عشروں کے دوران تعلیمی اداروں اور معاشرتی سطح پر نوجوان نسل، علم، صحت اور اخلاق سے محروم ہوتی جارہی ہے مگر اس لعنت کے پس پردہ بڑے مجرم، قوانین وضوابط کی گرفت سے آزاد ہیں اور ریاستی ادارے، نشہ آور اشیا کی سپلائی لائن منقطع کرنے اور 'حشیشن مافیا' کو جکڑ لینے میں بے بس نظر آتے ہیں۔ اس وجہ سے قوم نئی نسلوں کے مخدوش مستقبل کے بارے میں سخت تشویش میں مبتلا ہے کیونکہ یہ معاشرتی ناسُور مملکت خداداد پاکستان کے چہرے پر ایک بدنما داغ ہے جس کی رُوسیاہی نشہ کے سبب بڑھتی جارہی ہے۔ نیز کوتاہی کے مرتکب مقننہ، عدلیہ اور انتظامیہ کے اندر قوتِ نافذہ کے حامل نمایندوں، منصفوں اور انتظامی افسران کی سُست روی پر عوام سخت نالاں ہیں۔

اس ضمن میں والدین، رضاکار، اساتذہ اور محراب ومسجد کے کردار کو بنیادی اہمیت حاصل

ہے۔ کیا ہمارے ائمہ اور خطبا، حفاظتِ دین، حفاظتِ عقل و دانش، حفاظتِ نسل و عزّت اور جان و مال کے پانچ بنیادی مقاصدِ شریعت کو عوام الناس کے ذہنوں میں نہیں بٹھا سکتے اور خطباتِ جمعہ میں مقاصدِ خمسہ کی تفہیم و تشریح نہیں کر سکتے؟ ہمارے ذرائع ابلاغ لایعنی گفتگو پر وقت ضائع کرنے کے بجائے اپنے ایڈیٹروں اور رپورٹروں کا ارتکاز توجہ اِن اہم تربیتی و معاشرتی اُمور کی طرف نہیں کر سکتے جس کے وہ شرعاً اور قانوناً پابند ہیں؟

پاکستان الیکٹرانک میڈیا ریگولیٹری اتھارٹی (PEMRA) اپنے اداراتی ضوابط میں ترمیم و اضافہ کر کے تمام چینلوں کو منشیات کے خلاف معاشرتی اقدار کا پابند بنا سکتی ہے۔ ریاستی اداروں میں اہم ادارہ فوج کا ہے جو جنگ اور دفاعی اُمور کا ذمہ دار ہے۔ عصرِ حاضر میں جنگ و جدال پیچیدہ صورت اختیار کر چکی ہے۔ فورتھ جنریشن وار سمیت دشمن کے مختلف النوع چالوں کے مقابلے میں اپنا اور ملک و قوم اور نظریہ کا دفاع غیر معمولی اہمیت اختیار کر چکا ہے۔ قوم کا نظریاتی دفاع، قرآن و سنت اور شریعت و مقاصدِ شریعت کا دفاع ہے۔ منشیات کی حُرمت قرآنی حکم ہے۔ مختلف وسائل و ذرائع سے منشیات کا تدارک ضروری ہے۔

جسمانی فعال صحت کے ساتھ ساتھ ہمیں قوم کی ذہنی صحت کا بھی دفاع کرنا ہوگا جو مقاصدِ شریعت کے پہلو بہ پہلو عقل و دانش کا بھی تقاضا ہے۔ اجتماعی طور پر یہ اُسی طرح فریضہ ہے جس طرح باجماعت نماز اور نظریۂ جہاد کے بلند مرتبہ کی خاطر جان و مال اور اولاد کی قربانی۔ قرآن کریم نے اس ایثار اور حیات و ممات کو اللہ کی خاطر جینے اور اللہ ربّ العالمین کی خاطر مرنے سے تعبیر کیا ہے۔ ممانعت نشہ دینِ اسلام کا اہم مرکزی نقطہ ہے اور کوہان کی اُونچی چوٹی یعنی ذِرْوَۃُ السَّنَامِ جہاد کا طرۂ امتیاز بھی۔